رہبر معظم انقلاب اسلامی کی صنعت کاروں اور صنعتی کارکنوں سے ملاقات - 30 /Jan/ 2022

آج صبح (اتوار) رہبر معظم انقلاب اسلامی نے صنعت کاروں اور صنعتی کارکنوں کے ایک اجتماعی اجلاس میں تاجروں اور اقتصادی کارکنوں، افسروں اور محنت کشوں کو امریکہ کے ساتھ اقتصادی جنگ میں مقدس دفاع میں با اخلاص اور پاکباز مجاہدین قرار دیا۔ امریکہ نے اس حساس جنگ میں اسکی المناک شکست کے بارے میں امریکی حکام کے حالیہ اعترافات کا حوالہ دیتے ہوئے مزید کہا: "صنعتی تزویراتی منصوبے کی دستاویز تیار کر کے" اور "پیداوار کے نظم و نسق، جہت دہی، نگرانی اور معاونت" کے ذریعے، محنتی حکام مشکلات کو کم کرنے اور ختم کرنے کے لیے کوششیں جاری رکھیں گے اور مزید کوششوں کے ساتھ "ملک کی پیداوار، روزگار اور ترقی کو آگے بڑھائیں" تاکہ اس عمل کے اثرات لوگوں کی زندگیوں میں نمایاں ہوں۔

آیت اللہ خامنہ ای نے حکومتی حکام کے لیے ضروری سمجھا کہ وہ آج کے اجلاس میں صنعت کاروں اور کاریگروں کی طرف سے پیش کردہ نکات پر توجہ دیں اور اس بات پر زور دیا کہ عوام کو خود انکے ذریعے اقتصادی کارکنوں کی کامیابیوں سے آگاہ کرنا دشمن کی نفسیاتی جنگ کا مقابلہ کرنے کے لیے مفید ہے۔ ان 10 سالوں میں حکام نے پروڈیوسرز کے ساتھ زیادہ تعاون کیا ہوتا تو مشکلات کم ہوتیں اور کامیابیاں زیادہ ہوتیں۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے پیداوار کو "جہاد" قرار دیا اور مزید فرمایا: "معیشت پر حملے اور تیل اور گیس کی فروخت کو روکنے کے لیے دشمن کی کوششوں، زرمبادلہ کے وسائل کو منقطع کرنا اور ایران کے بیرونی مبادلوں کو روکنے کے منصوبہ کے خلاف پیداوار کرنے والوں کی مزاحمت درحقیقت جہاد اور عظیم عبادتوں میں سے ایک ہے۔"

اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ پیداواری شعبہ کو تباہ کرنے کے دشمن کے منصوبے ناکام ہو گئے، انہوں نے تاکید کی: "ملکی معیشت پر اس حملے میں، لوگوں کی معیشت میں مسائل پیدا ہوئے، لیکن پیداواری شعبہ نے گھتنے نہیں تیکے، اور امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کچھ دن پہلے واضح طور پر کہا کہ زیادہ سے زیادہ دباؤ کی پالیسی امریکہ کی ذلت آمیز شکست کا باعث بنیے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے فرمایا: "چند مہینوں پر مشتمل معاشی زوال کو وہ مذموم سیاسی اہداف کے حصول کی بنیاد سمجھتے تھے، لیکن دس سال گزرنے کے بعد بھی ملک کی پیداوار اور معیشت کا شعبہ اپنے پیر پر کھڑا ہے اور رہبر معظم انقلاب نے پیداوار کو "جہاد" قرار دیا اور مزید فرمایا: "صنعت کار اور معاشی میدان میں سرگرم افراد، بطور افسر اور کارکن، اس مقدس جہاد کے مجاہد، شراکت دار اور اس اعزاز کا بنیادی سبب ہیں۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے فرمایا: جیسا کہ گزشتہ سال اعلان کیا گیا تھا، ملکی معیشت کو مسائل پر قابو پانے اور اندرونی اور بیرونی اتار چڑھاؤ کے نقصان سے حفاظت کے لیے پیداوار میں اضافے کی ضرورت ہے، کیونکہ پیداوار میں اضافے سے اقتصادی اشاریوں میں بہتری آتی ہے جیسے کہ پائیدار روزگار، برآمدات میں اضافہ، غیر ملکی تجارت، زر مبادلہ کا حصول اور افراط زرمیں کمی جس کے نتیجے میں معاشی خودمختاری حاسل ہوتی ہے جو قومی وقار اور سلامتی کی ضمانت ہے اور قومی خود اعتمادی کو بڑھاتی ہے۔

رہبر معظم نے ایران کی وافر صلاحیتوں اور بے تحاشا وسائل کے بارے میں تمام ملکی اور غیر ملکی ماہرین کے موقف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: "اگر مستعد، محنتی اور ہمدرد منتظمین ان وسائل کو صحیح طریقے سے

استعمال کریں تو یقیناً حالات کئی درجہ مختلف ہوں گے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے "ایسے مسائل پر جو ہمارے ہاتھ میں نہیں ہیں ملکی معیشت کو مشروط رکھنے سے گریز کرنے اور سرگرمیوں کو روکنے" پر اپنے ہمیشہ کے موقف کا اعادہ کیا اور مزید کہا: "اسی دس سالوں میں بھی کمپنیاں اور صنعت کار پابندیوں کے خاتمے اور مذاکرات کے نتائج کے منتظر نہیں رہے اور محنت اور کوشش سے وہ کامیاب مثال بن گئے"۔

انہوں نے یقیناً 90 کی دہائی کے معاشی اعدادوشمار کو واقعی اور کافی حد تک غیر تسلی بخش قرار دیا اور لوگوں کی زندگیوں پر ایسے مسائل کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا: شرح جی ڈی پی، سرمائے کی تشکیل، افراط زر، نقدینگی میں اضافہ، مکان، مشینری اور اس سے ملتے جلتے مسائل کے اعداد و شمار بالکل بھی تسلی بخش نہیں ہیں، اور لوگوں کی گھریلو معیشت پر پڑنے والے اثرات جس کے بارے میں ہم مسلسل فکر مند رہتے ہیں، اس کی جڑیں ان مسائل اور حقائق میں ہیں۔

رہبر معظم انقلاب نے تاکید کرتے ہوئے فرمایا: ان مسائل کی اصل وجہ صرف پابندیاں نہیں ہیں، بلکہ غلط فیصلے یا کوتاہیاں بھی ہیں، جو مسائل کا ایک اہم حصہ بنی ہیں۔

ماہرین اور متخصصین کے مشوروں کی اہمیت اور ان سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمام حکام ماہرین کی آراء سے استفادہ کرتے ہوئے پہلے بتائی گئی تاکیدات پر مکمل عمل درآمد کریں۔ حکومتی مداخلت کے بجائے پیداوار کی جہت دہی، نگرانی اور اس میں تعاون، کاروباری سرگرمیوں میں بہتری، مالیاتی نظم و ضبط، پیداوار کی راہ میں حائل رکاوٹوں کا خاتمہ، تکارتی لائسنس کی سہولت میں آسانی، سنگل لائسنسنگ ونڈو کی تشکیل، پیداواری سرگرمیوں کے لیے ترغیبی پالیسیاں، پیداواری سلسلہ کو ٹیکنولوجی بیسڈ بنانا، بدعنوانی کے خلاف جنگ، گھریلو صنعتوں کا تحفظ اور ظالمانہ اسمگلنگ کے خلاف فیصلہ کن جنگ ان تاکیدات میں شامل ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے مثال کے طور پر متعدد سرکلر جاری کرنے کے مسئلے کو بیان کیا اور فرمایا: سال ۱۳97 سے 1400 تک 1500 سرکلر صرف کسٹم کے مسائل پر جاری کئے گئے۔ صنعت کار ان میں سے کس پر عمل کرے؟ کیا ان سب کو پڑھنے کا بھی وقت میسر ہے؟

اس کے بعد انہوں نے مقامی طور پر تیار کردہ اشیا کے معیار کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا اور مزید کہا: "ملکی پیداوار کے لیے عملی اور تشہیری تعاون کو مصنوعات اور ٹیکنالوجی کے معیار کو بہتر بنانے کا باعث بننا چاہیے، لیکن بدقسمتی سے کچھ صنعتوں میں، خاص طور پر گاڑیوں کی صنعت میں، یہ مسئلہ درپیش ہے کہ معیار کا خیال نہیں رکھا جاتا اور لوگ ان پر بجا طور پر اعتراض بھی کرتے ہیں۔

رہبر معظم انقلاب نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر ملکی پیداوار کی حمایت کے باوجود قیمتیں معیار کو بہتر کرنے کے بغیربڑھیں تو یہ ایک بڑی خرابی ہے کیونکہ تمام حکومتی اور بینکنگ تعاون کے ساتھ اور غیر ملکی درآمد کی روک تھام عملی طور پر قیمت بڑھنے کا باعث بنی ہے۔

انہوں نے گھریلو سازوسامان کے کچھ مقامی مینوفیکچررز سے شکایت کرتے ہوئے کہا: "ان مینوفیکچررز کی کی گئی حمایت کے باوجود، کہا جاتا ہے کہ ان کی کچھ مصنوعات کی قیمتوں میں دو گنا تک اضافہ ہوا ہے، جو کہ

ایسا نہیں ہونا چاہیے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے روزگار پیدا کرنے والی صنعتوں کی حمایت کو پیداواری شعبے میں ایک اور اہم مسئلہ قرار دیا اور فرمایا: اہم اور کلیدی صنعتوں کی حمایت کے ساتھ ساتھ نیچے کی دھارے اور روزگار پیدا کرنے والی صنعتوں کے لیے حکومتی اور بینکنگ کی حمایت بھی ہونی چاہیے۔ سٹیل کی صنعت اس کی ایک مثال ہے۔

"بڑی صنعتوں کے قیام پر خصوصی توجہ دینا" ایک اور نکتہ تھا جس کا تذکرہ رہبر معظم انقلاب اسلامی نے فرمایا: "حالیہ برسوں میں ہزاروں چھوٹے اور درمیانے درجے کے ٹیکنولوجی بیسڈ مراکز قائم ہوئے ہیں، لیکن بڑی ٹیکنولوجی بیسڈ صنعتوں کے قیام میں گفلت برتی گئی ہے۔ اس میدان میں بھی ہر جگہ کی طرح، باصلاحیت نوجوانوں کی صلاحیت اور علم کا استعمال کریں ؛ کورونا ویکسین سے لے کر ٹارگیٹڈ میزائل تک، ایسے نوجوان ہیں کہ جن پر بھروسہ کیا گیا اور کام کرنے کو کہا گیا، وہ واقعی ابھر کر سامنے آئے۔

"میں عمومی طور پر غیر ملکی کمپنیوں کی موجودگی کی مخالفت نہیں کرتا،" انہوں نے کہا، "میرا ماننا ہے کہ موثر مقامی علم محور مراکز اور کمپنیاں تیل جیسی بڑی صنعتوں میں ہماری ضروریات کو پورا کر سکتی ہیں۔ اس لیے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ مختلف صنعتوں میں ٹیکنالوجی کی ترقی کا انحصار صرف غیر ملکی کمپنیوں کی موجودگی پر ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے مزید کہا: "نینو ٹیکنالوجی، سٹیم سیلز اور بائیو ٹیکنالوجی کے میدان میں ہمارے باصلاحیت نوجوانوں نے بھی شاندار کام کیا ہے اور دکھایا ہے کہ "ایرانی نوجوان ہر کام کر سکتے ہیں"۔

"سرمایہ کی کھپت کا مسئلہ" ایک اور نکتہ تھا جس کی طرف رہبر معظم انقلاب نے اشارہ کیا اور فرمایا: ہمارے ملک میں نقدینگی اور جی ڈی پی میں اضافے کے درمیان فرق غیرمعمولی اور ناقابل قبول ہے، اور سرمایہ کی کھپت اتنی ہے کہ اس اونچی سطح پر نقدینگی کا پیداوار پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ دوسری طرف حکومت اور مرکزی بینک کو فعال طور پر اور سخت نگرانی میں بینکوں کے قرضے کو پیداوار میں اس کی منتقلی سے مشروط کرنا چاہیے۔

انہوں نے زراعت کی علم محور اور ٹیکنالوجی سے لیس کرنے کو بھی ضروری سمجھا اور مزید کہا: "گرین ہاؤس کی کاشت اہم ہے، لیکن اس کے ذریعے ملک کو نہیں چلایا جا سکتا، اور ملک میں زمین، مٹی اور پانی کو مدنظر رکھتے ہوئے، زراعت کو علم محور بنانا، مٹی اور پانی کے ضیاع کو روکنا، اور سنجیدگی سے پانی کی کم کھپت کو یقینی بنانا ضروری ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے ملک کے اسٹریٹجک صنعتی منصوبے کی تیاری اور منظوری کی ضرورت کا اعادہ کرتے ہوئے فرمایا: اس اہم اور قانونی دستاویز کا وجود حکومتوں کو آنے جانے اور بدلنے سے ملک کے صنعتی منصوبوں میں رکاوٹ کو روک دے گا۔

رہبر معظم انقلاب نے ایک بار پھر سنعتی شعبہ میں سرگرم تمام افراد کا شکریہ ادا کیا اور حکام سے اس سلسلے میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کی تاکید کرتے ہوئے مزید فرمایا: "حکومتی اہلکار واقعی کوشش کر رہے ہیں اور انہیں اس کوشش کو اس طرح جاری رکھنا چاہیے کہ اس کے اثرات مختصر وقت میں لوگوں کی زندگیوں پر پڑیں۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی کے خطاب سے قبل پیداوار کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے 14 صنعتکاروں نے اپنے خیالات اور آراء کا اظہار کیا۔

محمد خلج قاسم‌آبادی، ڈیجیٹل کاروبار کے میدان میں سرگرم

- مجید حبیبی، اپ اسٹریم آئل اینڈ گیس فیلڈ میں سرگرم

- یوسف ابراہیمی، گرین ہاؤس مصنوعات کی پیداوار اور برآمد کے شعبے میں سرگرم

- امیرعباس اختراعی، صنعتی آلات اور مشینری کی تنظیموں کے مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین

- ایرج گلابتونچی، ایرانی کنسٹرکشن کمپنیز سنڈیکیٹ کے سی ای او

- محسن کارگر پارسا جم، مائیکرو الیکٹرانکس کے شعبے میں سرگرم

- ایمان عتیقی، لوہے کی کھوج، نکالنے، کنسنٹریٹ اور پیلٹس کی تیاری اور ویلیو چین کو مکمل کرنے کے میدان میں سرگرم

- ماجد روحی نیاسر، طبی وسائل اور دواسازی کے آلات اور سپلائی کے شعبے میں سرگرم

- حسن نوائی، صنعتوں کو درکار مختلف اتپریرک اور جذب کنندہ مواد کی پیداوار کے میدان میں سرگرم۔

- علی تقوی‌فر، لائیو سٹاک اور پولٹری کے شعبے میں سرگرم

- مرتضیٰ سلطانی، اناج کی پروسیسنگ اور پاستا کی پیداوار کے شعبے میں سرگرم ہے۔

- عباس ابھری، گھریلو مصنوعات کے شعبے میں سرگرم

- مہدی یوسفی فر، ٹیکسٹائل اور کپڑے کی صنعت کے شعبے میں سرگرم

- اور محترمہ مریم تاج‌آبادی ابراہیمی، بائیو ٹیکنالوجی کے شعبے میں سرگرم۔

اس نشست میں، جو چار پروڈکشن سینٹرز کے ساتھ ویڈیو کمیونیکیشن کے ذریعے انکے کارکنوں کو نشر کی جارہی تھی، انہوں نے درج ذیل نکات اور آراء کا اظہار کیا:

- پابندیوں کو بے اثر کرنے کے میدان میں ملک کی صنعتوں کو درکار زیادہ تر اتپریرکوں کی لوکلائزیشن کی وجہ سے اہم کامیابیاں

- ڈیجیٹل معیشت کی توسیع کا استعمال کرتے ہوئے تقسیم کے نظام کے مسائل کو حل کرنے اور اضافی ثالثوں کو ختم کرنے کا امکان

- پروبائیوٹک مصنوعات کی ملکی پیداوار اور بائیو ٹیکنالوجی میں ایران کی اعلیٰ درجہ بندی کے باوجود ان کی درآمد پر اعتراض

- پیداوار اور قومی کرنسی کو بڑھانے میں ایک کلیدی عنصر کے طور پر برآمدات کے لیے واحد کمانڈ سینٹر کے قیام کی تجویز

- تکنیکی-انجینئرنگ خدمات کی برآمد کو بڑھانے پر توجہ دینے کی ضرورت

- زرعی پیداوار بڑھانے اور پانی کے استعمال کو کم کرنے میں گرین ہاؤس کاشت کی اہم صلاحیتیں

- ملک کے تقابلی فوائد کی نشاندہی کرنے اور ان کی بنیاد پر صنعتی ترقی اور سرمایہ کاری کو ہدف مند بنانے کی ضرورت ہے۔

- صنعتی آلات اور مشینری کے شعبے میں مقامی وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال کے قانون کے ناقص نفاذ پر تنقید

- مائیکرو الیکٹرانکس کے شعبے میں سائنس اور ٹیکنالوجی پارک اور کئی سائنسی شہر کے قیام کی تجویز

- ملکی پیداوار کی ویلیو چینز کو مکمل کرنے کے لیے درآمدات کو منظم کریں۔

- پیداوار کے بہترین ناموں اور برانڈز کو فروغ دینے کی ضرورت، خاص طور پر عالمی منڈیوں میں

- بڑی مویشیوں اور پولٹری کی صنعت کو مضبوط بنانے کے لیے پیداواری آدان فراہم کرنے کے مسئلے کو حل کرنے کی ضرورت۔